قادیانیت ایک سیاسی تحریک!

حقائق، دلائل، اور مشاہدات کی روشنی میں (۲)

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ زید مجدہم

ہمارے ملک میں کسی سربراہ مملکت کا پہلا قتل اس وقت کے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خاں کا ہوا اور آج تک اس کے قاتل پر حکومتی سطح پر پردہ ڈالا گیا ہے، اس قتل کے بارہ میں جیمز سالومن کا بیان ہے کہ:

''پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک جرمن قادیانی کنزے نے قتل کیا تھا۔ کنزے کی پرورش قادیانی لیڈر سر ظفر اللہ نے کی تھی۔ یہ انکشاف کراچی سے شائع ہونے والے ایک جریدے پاکستان کے سرغرساں جیمز سالومن نے کیا ہے کہ اس جرمن شخص نے عیسائیت ترک کر کے قادیانی مذہب اختیار کیا تھا اور قادیانی گھرانے میں شادی کے بعد وہ پاکستان میں مقیم ہو گیا۔ جیمز سالومن کے مطابق کنزے آج کل مشرقی برلن میں قیام پذیر ہے۔ کنزے سر ظفر اللہ کے بھائی چوہدری عبداللہ کے پاس باقاعدگی سے آیا کرتا تھا، جو اس وقت کراچی میں ایڈیشنل کسٹوڈین تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسے گرفتاری سے پہلے ملک سے باہر بھیج دیا گیا۔ جب کمپنی باغ راولپنڈی میں کنزے نے وزیر اعظم لیاقت علی خان کو گولی ماری تو پولیس نے جو پوری طرح ملوث تھی اور وقت کے سازشی سیاست دانوں اور بیوروکریٹس کی ہدایت پر سید اکبر کو گولی ماردی اور پھر سید اکبر ہی قاتل کی حیثیت سے مشہور کر دیا گیا، حالانکہ سید اکبر تو کیموفلاج تھا۔ کنزے نے اس وقت پٹھانوں والا لباس پہن رکھا تھا اور ہماری معلومات کے مطابق وہ وزیر اعظم کو قتل کرنے کے بعد سیدھا ربوہ پہنچا اور پھر وہاں سے اسے باہر بھیج دیا گیا۔ کنزے ہمبرگ میں قادیانیوں کے ہتھے چڑھا تھا، جہاں قادیانیوں کی جماعت اسے پاکستان لے آئی اور ربوہ میں تعلیم پاتا رہا۔ جیمز سالومن نے کہا کہ ڈائریکٹر انٹیلی جنس کاظم رضا کی ہدایت پر میں نے جو تفتیش کی، اس میں یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کنزے ہی اصل قاتل ہے، مگر سعید کاظم رضا اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے۔ میری یہ اوریجنل رپورٹ

آج بھی سنٹرل انٹیلی جنس کراچی کے دفتر میں موجود ہے۔'' (روزنامہ جنگ، لاہور، ۹ مارچ ۱۹۸۶ء)

قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت نے قدم جمانے شروع کیے۔ جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت کا قلمدان ملا تو مختلف محکموں اور بالخصوص فوج میں قادیانی افسروں کا اثر ورسوخ اتنا بڑھا کہ قادیانی جماعت اقتدار کے خواب دیکھنے لگی۔ بقول راجہ صاحب محمود آباد: قائد اعظم محمد علی جناح چوہدری ظفر اللہ خان کے مشکوک کردار سے آگاہ ہو چکے تھے، لیکن اپنی گرتی ہوئی صحت اور گوناگوں ملکی وقومی مسائل کی بنا پر وہ کوئی اقدام اٹھانے سے قاصر تھے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ اور قادیانی سازش....................

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے پس منظر میں جو حقائق وشواہد منظر عام پر آئے ہیں، ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جنگ پاک فوج میں موجود قادیانی جرنیلوں اور قادیانی جماعت کے راہنماؤں کی تیار کردہ گہری سازش کا نتیجہ تھی۔ قادیانی جماعت کے رہنما اور مسلح افواج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز مرزائی جرنیلوں نے اپنے بانی جماعت کی پیشن گوئی کے مطابق کشمیر کی فتح کا سہرا اپنے سر باندھنے کے لیے ایک پلان تیار کیا۔ اپنے پیشوا کی پیشن گوئی کی عملی تعبیر کے لیے پورے ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگا دیا۔ مرزائی جرنیلوں بالخصوص میجر جنرل اختر حسین قادیانی نے کشمیر پر چڑھائی اور اسے فتح کرنے کے لیے جو پلان تیار کیا اسے ''جبرالٹر'' کا کوڈ نام دیا گیا۔ صدر ایوب خان کو یقین دلایا گیا کہ کشمیر پر حملہ کرنے کی صورت میں بھارت پاکستان کی بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ نہیں کرے گا، گویا جنگ صرف ''کشمیر'' کے محاذ تک محدود ہوگی، جسے ہم بہ آسانی فتح کرلیں گے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ شروع ہونے سے قبل یورپی ممالک میں رہنے والے قادیانی مبلغین کا ایک خاص کنونشن لندن میں منعقد ہوا، اس کا افتتاح بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفر اللہ خان نے کیا۔ لندن کنونشن میں قادیانی جماعت کے برسر اقتدار آنے کی صورت میں جماعت احمدیہ کی پالیسی وضع کی گئی۔ اس کنونشن کی خبر پاکستان کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ جنگ میں شائع ہوئی، جسے ہم من وعن پیش کرتے ہیں: جماعت احمدیہ کا پہلا یورپی کنونشن، سر ظفر اللہ خان نے افتتاح کیا:

لندن ۱۳ اگست (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کا پہلا یورپی کنونشن جماعت کے لندن مرکز میں منعقد ہو رہا ہے، جس میں تمام یورپی ممالک کے احمدیہ مشن شرکت کر رہے ہیں۔ کنونشن کا افتتاح گزشتہ روز ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے جج سر ظفر اللہ خان نے کیا۔ یہ کنونشن ۷ اگست تک جاری رہے گا۔ جماعت نے مختلف ۵۷ ممالک میں اپنے مشن قائم کرلیے ہیں۔ برطانیہ میں جماعت کے ۱۸ مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ کنونشن میں شریک مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ اگر احمدی جماعت برسر اقتدار آجائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں اور دولت

کو از سر نو تقسیم کیا جائے۔ ساہوکار اور سود پر پابندی لگادی جائے اور شراب نوشی ممنوع قرار دی جائے۔ (روزنامہ جنگ، راولپنڈی، ۱۴ اگست ۱۹۶۵ء، جلد نمبر: ۷، شمارہ نمبر: ۲۰۹، فرسٹ ایڈیشن، چناب ایڈیشن)

۱۹۶۵ء کی جنگ میں سارے ملک میں بلیک آؤٹ ہوتا تھا، لیکن پاکستان کے اندر ایک چھوٹا سا پراسرار شہر ایسا بھی تھا جہاں بلیک آؤٹ کی صریحاً خلاف ورزی ہوتی تھی، وہ شہر قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر (ربوہ) چناب نگر تھا، (ربوہ) چناب نگر کے اندر بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ (ربوہ) چناب نگر کی یہ روشنیاں بھارتی فضائیہ کے طیاروں کو سرگودھا کے اہم فضائی مرکز کا محل وقوع بتانے کے لیے تھیں۔

جناب قدرت اللہ شہاب مرحوم انکشاف کرتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ قادیانیوں نے شروع کرائی تھی۔...... ''ایک بار میں نے نواب آف کالا باغ (سابق گورنر مغربی پاکستان) سے اس جنگ کے متعلق کچھ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: بھائی شہاب! یہ جنگ پاکستان کی جنگ ہرگز نہ تھی، دراصل یہ جنگ اختر ملک (قادیانی) ایم ایم احمد (قادیانی)، بھٹو، عزیز احمد اور نذیر احمد نے شروع کروائی تھی۔'' جب میں نے پوچھا کہ: '' جنگ شروع کروانے سے ان حضرات کا کیا مقصد تھا؟۔'' تو نواب صاحب نے جواب دیا: ''یہ لوگ ایوب خان کو شکنجے میں کس کر اپنی طاقت بڑھانا چاہتے تھے۔ اس عمل میں اگر پاکستان کا ستیاناس ہوتا ہے تو ان کی بلا سے۔'' (شہاب نامہ، ص: ۹۳۲، قدرت اللہ شہاب)

۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھارت کے ساتھ معاملات کو طے کرنے میں سہولت کی خاطر (یہ قادیانی جنرل) کیا رول ادا کر رہے تھے ہماری بری فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ خان انکشاف کرتے ہیں کہ:

''میجر جنرل اختر ملک (قادیانی) نے یکم ستمبر کو ''چھمب'' کی طرف پیش قدمی کی۔ ''چھمب'' پر قبضہ کرنے میں چار گھنٹوں کی تاخیر ہوگئی۔ پہلے دن کوئی خبر ہی نہ آئی۔ رات کو بھی سگنل موصول نہ ہوا۔ دوسرے دن بھی کوئی خبر ہی نہ آئی۔ رات کو سگنل موصول ہوا، لیکن میں نے خود محاذ پر جانے کا فیصلہ کرلیا۔ ''سنگل سیٹر ہیلی کاپٹر'' میں کھاریاں روانہ ہوا۔ کھاریاں میں مجھے اسٹیشن کمانڈر نے بتایا کہ جنرل اختر ملک (قادیانی) کا ''آپریشن سٹاف'' یہیں پر کام کر رہا ہے۔ شاید اس سے کوئی بات معلوم ہو جائے۔ میں وہاں کھاریاں گیا، وہ بھی قادیانی تھا۔ میں نے پوچھا: ''کیا ہو رہا ہے؟ ڈویژنل کمانڈر کہاں ہے؟'' اس (قادیانی) نے کہا: کچھ پتہ نہیں چل رہا، تب میں ''چھمب'' کی طرف پرواز کر گیا۔ وہاں درختوں کے قریب اترا تو مجھے میجر جنرل یحییٰ نے سلیوٹ کیا۔ میں نے پوچھا: ''اختر ملک (قادیانی) کہاں ہے؟'' جواب ملا: ''کچھ خبر نہیں'' بڑی مشکل سے اختر ملک (قادیانی) دریافت ہوئے۔ وہ آرٹلری ہیڈ کوارٹر میں تھے۔ میں نے کہا کہ ''جلد یہاں آؤ'' معاملات ناگفتہ بہ تھے۔ ملک (قادیانی) صاحب آئے تو میں

نے ان سے کہا: اب آپ مری تشریف لے جائیے۔'' یحییٰ خان سے کہا کہ: ''تم کمان سنبھال لو'' میں یہ سمجھتا ہوں کہ میجر جنرل ملک (قادیانی) کا ٹروپس پر کنٹرول نہیں رہا تھا اور اس وجہ سے چھمب پر قبضہ کرنے میں تاخیر ہوئی۔ (جنرل موسیٰ خان کا انٹرویو، ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور، ص: ۲۳-۲۴، شمارہ ستمبر ۱۹۸۶ء)

.......................قادیانیوں کے ساتھ یہودی ہمدردی.......................

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جنرل اختر ملک قادیانی کی ''ربوائی سٹریٹیجی'' جب ناکام ہوگئی تو قادیانیت کے اصل عزائم کی شرمناک شکست کا دکھ اگر کسی قوم کو ہوا تو وہ ''یہودی'' قوم تھی۔ چنانچہ اسرائیل کی صہیونی حکومت نے نہ صرف یہ کہ اپنے ملک کی افواج میں چھ سو قادیانیوں کو شامل کرلیا، بلکہ ایک یہودی فوجی ماہر مسٹر ہرٹر نے ایک یہودی جریدے میں لکھا کہ: پاکستانیوں کے اندر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا معاذ اللہ! خاتمہ کردیا جائے۔ ایک یہودی دانشور کی رائے:

''پاکستانی فوج اپنے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے غیر معمولی عشق رکھتی ہے۔ یہی بنیاد ہے جس نے پاکستان اور عربوں کے باہمی رشتے مضبوط کررکھے ہیں، لہٰذا یہودیوں کو چاہیے کہ وہ ہر ممکن طریقے سے پاکستانیوں کے اندر سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کا خاتمہ کردیں۔'' (ماہنامہ ''جیوش کرانیکل'' بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، اشاعت ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء)

یہودی قوم کے اس فوجی ماہر کے خیالات اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتے، جب تک کہ اسرائیل کے سابق صدر مسٹر ڈیوڈ گوریان کی تقریر کا یہ اقتباس نہ پڑھ لیا جائے۔ مسٹر گوریان کہتے ہیں:

''پاکستان دراصل ہمارا نظریاتی چیلنج ہے۔ بین الاقوامی صہیونی تحریک کو کسی طرح بھی پاکستان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہیے اور نہ پاکستان کے خطرے سے غفلت کرنی چاہیے۔ پاکستان کا فکری سرمایہ (اسلام) اور جنگی قوت ہمارے لیے آگے چل کر سخت مصیبت کا باعث بن سکتا ہے، لہٰذا ہندوستان سے گہری دوستی ضروری ہے، بلکہ ہمیں اس تاریخی عناد ونفرت سے بین الاقوامی دائروں کے ذریعہ اور بڑی طاقتوں میں اپنے نفوذ سے کام لے کر ہندوستان کی مدد اور پاکستان پر بھرپور ضرب لگانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ یہ کام نہایت رازداری کے ساتھ اور خفیہ منصوبوں کے تحت انجام دینا چاہیے۔'' (روزنامہ ''یروشلم پوسٹ'' مطابق ۱۹ اگست ۱۹۶۷ء بحوالہ نوائے وقت، لاہور، ۳ ستمبر ۱۹۷۳ء)

جناب عابد عسکری اس اجلاس کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اجلاس میں جو پالیسی وضع کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو جنگوں کے ذریعہ مفتوح ومغلوب بنانا

آسان کام نہیں ہے، اس لیے ان (مسلمانوں) کو سب سے پہلے تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے بے جان کر دیا جائے۔ اس کے بعد اقتصادی وسیاسی لحاظ سے ان پر اس قدر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ خود بخود ''اسرائیل'' کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں، اجلاس کے اختتام پر انہوں نے (یعنی یہود ونصاریٰ نے) ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر یہ اعلان کیا کہ مسیحیت وموسویت کی بقاء کا راز ہی ''محمدیت'' کے خاتمے میں مضمر ہے۔'' (روزنامہ جنگ لاہور، ص:۴، ۱۹ فروری ۱۹۹۲ء، مضمون بعنوان ''مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی للکار'' از عابد عسکری)

۱۹۳۱ء اور ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ تک کشمیری مسلمانوں کے خلاف قادیانی سازشیں، وادی کشمیر پر قابض قادیانی حکومت کے قیام کا میرزا محمود کی طرف سے نام نہاد قادیانی استحقاق، اسرائیل کی افواج میں قادیانی سورماؤں کی شمولیت، ان تمام ناپاک سازشوں میں قادیانی ناکامیوں کے بعد یہودی اور عیسائی راہنماؤں کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر یہ اعلان کہ یہود ونصاریٰ کی بقا کا راز معاذ اللہ محمدیت کے خاتمے میں مضمر ہے۔

...................سانحہ مشرقی پاکستان اور قادیانی سازش...................

۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی ۱۹۴۸ء کی طرح وادی کشمیر کو ٹھیٹھ قادیانی ریاست بنانے کے ربوائی منصوبے جل کر خاکستر ہو گئے تو اب عالمی استعمار کی گائیڈ لائن کے مطابق قادیانی تخریب کاری کا رخ مشرقی پاکستان کو برباد کرنے کی طرف متعین ہو گیا۔ آغا شورش کاشمیری رقم طراز ہیں کہ:

''ادھر ۱۹۶۵ء کے بعد برعظیم سے متعلق عالمی استعمار نے کانٹا بدلا۔ قادیانی امت کا اس کے ساتھ بدلنا ایسا ہی تھا جیسے انجن مڑتے ہی گاڑی مڑ جاتی ہے۔ اب پاکستان کو ملیا میٹ کرنے کی استعماری کوششوں میں سے ایک کوشش یہ تھی کہ: مشرقی پاکستان کو الگ کیا جائے۔ قادیانی عقلاء نے وہ سب کچھ کیا، جو اس کے لیے ضروری تھا۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کے لیے شکایات کو جنم دیا، پھر پروان چڑھایا۔ ایم ایم احمد قادیانی نے حکومت پاکستان کے فائنانس سیکرٹری، مالی مشیر اور منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کی حیثیت سے بنگالیوں کو اتنا بے بس اور بے ضرر کر دیا کہ وہ علیحدگی کی تحریک میں ڈھل گئے۔ مشرقی پاکستان کے مصیبت زدگان کو سرکاری امداد سے محروم رکھا گیا اور اس کے مسئول ایم ایم احمد (میرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے .... للمؤلف) تھے۔ جب تک مشرقی پاکستان علیحدہ نہ ہو، قادیانیوں کے لیے پاکستان میں اقتدار کا سوال خارج از بحث تھا، کیونکہ اکثریت مشرقی پاکستان کی تھی، اور شیخ مجیب الرحمٰن، قادیانی امت کی ان حرکات کو بھانپ کر ان سے باخبر ہو گئے تھے۔ وہ ایم ایم احمد (قادیانی) کی حرکات پر پبلک میں بیان دے چکے اور ان کی فوری علیحدگی کے خواہاں تھے۔ اس بیان کے فوراً بعد چودھری ظفر اللہ خان ان سے ملنے ڈھاکا گئے۔ دوسرے یا تیسرے دن تخلیہ میں ملاقات ہوئی اور آخر وہی ہوا جو میرزائی امت کے ظفر اللہ

خان یا ایم ایم احمد سے ٹکراؤ کا نتیجہ ہوسکتا تھا کہ ایم ایم احمد (قادیانی) کو علیحدہ کرنے سے پہلے مجیب الرحمٰن پاکستان سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہوگئے۔'' (تحریک ختم نبوت، ص:۲۰۷ تا ۲۰۸، شورش کاشمیری)

۱۹۷۰ء کے انتخاب کے بعد جب صدر یحییٰ خان نے قومی اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کردیا تو ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان نے یحییٰ خان اور اس کے قادیانی مشیر ایم۔ایم۔احمد کے بارے میں کہا:

''ایم ایم احمد قادیانی نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے دور کردیا ہے۔قومی اسمبلی کے اجلاس کا التواء کا یہ فیصلہ الم انگیز ہے۔'' (روزنامہ آزاد، ۳ مارچ ۱۹۷۱ء)

...............آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا...............

آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دینے اور ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کا اعلان کردیا۔ ۲۸/اپریل ۱۹۷۳ء کو آزاد کشمیر قومی اسمبلی کے رکن میجر محمد ایوب صاحب نے اس قرارداد کو اسمبلی میں پیش کیا، جو متفقہ طور پر بغیر کسی مخالفت کے پاس کردی گئی۔قرارداد کا متن حسب ذیل ہے:

قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں، آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کا متن:

''قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست (آزاد کشمیر) میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں، ان کی باقاعدہ ''رجسٹریشن'' کی جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کیا جائے۔ ریاست (آزاد کشمیر) میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع کی جائے۔'' (خاتم النبیین، ص:۱۱۲، از مصباح الدین صاحب)

آزاد کشمیر کی اسمبلی کے اس فیصلے پر اس وقت کے خلیفہ ربوہ سیخ پا ہوگئے۔ان کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی، ایک مست سانڈ کی کیفیت کے عالم میں انہوں نے ایک کتابچہ شائع کیا۔خلیفہ ناصر آنجہانی نے اپنے اس پمفلٹ میں کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ساتھ پاکستانی مسلمانوں کو بھی اپنی مخصوص گیدڑ بھبکیوں سے نوازا کہ پاکستان اور کشمیری مسلمان سارے کے سارے گیدڑ ہیں اور قادیانی جماعت ایک ایسی شیر جماعت ہے جو ان سب کو کھا جائے گی۔انگلینڈ کے بنے ہوئے اس پلاسٹک کے شیر کی گھن گرج ملاحظہ ہو:

مسلمان گیدڑ ہیں جو اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہیں۔مسلمان لومری کے لبادے اور گیدڑ کے لباس میں چیختے اور چنگھاڑتے ہیں۔میرزا ناصر قادیانی کے کوثر و تسنیم میں ڈھلا ہوا تبصرہ:

''لیکن جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کا تعلق ہے تم گیدڑ، اپنی کھوہ سے باہر نکل آئے ہو اور سمجھتے ہو کہ تمہارے چیخنے اور چلانے سے جماعت احمدیہ کے (قادیانی) افراد ڈر جائیں گے۔ ہرگز نہیں ڈریں گے۔تم

(مسلمان) لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ہمیں (یعنی قادیانیوں کو) تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے (نہ معلوم کون سے خدا نے عطا فرمائی ہے، رب قادیان تو ملکہ وکٹوریہ سے بھی ڈر جاتے....للمؤلف:سبطین لکھنوی) جس قدر پیار تم کو اس دور کی زندگی سے وار عیش وعشرت سے ہے، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر پیارا حمد (قادیانی) نام نہاد مسلمان کو موت کے ساتھ ہے......اس قسم کے فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔(یعنی قادیانی اور پاکستان لازم وملزوم ہیں...للمولف)۔''(پمفلٹ بعنوان آزاد کشمیر کی ایک قرارداد پر تبصرہ،ص:۹ تا ۱۲، ازمرزا ناصر)

ادھر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۰ء تک قادیانیوں نے متعدد کوششیں کیں کہ اولاً تو پورے پاکستان کو قادیانی ریاست بنالیا جائے اور اگر یہ نہ ہوتو کم از کم

(الف) کوئی علاقہ قادیانی اکثریت کا علاقہ ہو۔

(ب) پاکستان کا دستور قانون نظم ونسق اور سیکرٹریٹ قادیانیوں کے زیر اثر ہو۔

پہلے مقصد کے لیے قادیانیوں نے کمیونسٹوں سے اشتراکِ عمل کر کے مسلح بغاوت کا پلان بنایا، چنانچہ پاکستان کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خان کو قتل کرنے کی سازش کی گئی، جس کے ہیرو کمیونسٹ قائد جنرل اکبر خان اور قادیانی جنرل تھے اور یہ دونوں فوجی عدالت میں مجرم قرار دیئے گئے اور انہیں جیل جانا پڑا۔

اس پنڈی ''سازش کیس'' میں ناکام ہونے کے بعد قادیانیوں نے ایک ''سہ طرفہ'' سیاسی سکیم پر عمل کی داغ بیل ڈالی۔ایک جانب پاکستان کے جنوبی سرحدی صوبہ ''بلوچستان'' کو خالصتاً ''قادیانی صوبہ بنانے کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا گیا، دوسری طرف ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کو اس طرح مرکز خاص بنایا گیا کہ اس علاقہ میں قادیانی اپنے اہم ادارے قائم کریں اور ان کی حدود کشمیر سے متصل ہوں۔تیسری جانب سرگودھا ڈویژن کو ''قادیانی ڈویژن'' بنانے کی کوششوں پر توجہ مبذول کی گئی۔

پاکستان کی علیحدگی میں پاکستان کے نظریاتی دشمنوں نے غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں پر منظّم طریقے سے اپنا کردار ادا کیا۔پاکستان کے نظریاتی دشمنوں میں جماعت احمدیہ سرفہرست ہے، جس کے مذموم کردار کو کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔مشرقی پاکستان میں قادیانی جماعت اور اس کے مہروں نے غلط اقتصادی پالیسی اور ناقص منصوبہ بندی کے ذریعہ مشرقی پاکستان میں احساس محرومی پیدا کیا، جسے بعد میں ایکسپلائٹ کیا گیا، جس کے نتیجے میں بنگلہ دیش معرضِ وجود میں آیا۔(باقی آئندہ)